47073-ذکر کا دورانیہ بڑھانے کے لیے کتاب وسنت کی دعاؤں سے معین تعداد میں ورد کا اختراع کرنا

سوال

کیا کتاب وسنت سے ثابت شدہ روزمرہ دعاؤں کا ایک معین تعداد میں ورد کرنا جائز ہے تا کہ عبادت کا وقت زیادہ کیا جاسکے، اور جتنا ممکن ہو مسجد میں بیٹھا جائے، اور اس کی دلیل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان کے لیے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا مستحب ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو، اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو}.الاحزاب (42/41).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے :

.{اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان کے لیے اللہ تعالی نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے}.الاحزاب (35).

اس موضوع کی آیات بہت زیادہ ہیں، اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ذکر کرنے کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا :

"ہر وقت تیری زبان اللہ کے ذکر کے تر رہنی چاہیے"

اسے ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2687) میں صحیح قرار دیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ اذکار اور دعائیں دو قسم کی ہیں :

پہلی قسم :

جو معین تعداد میں وارد ہیں، اس میں اسی تعداد کا خیال رکھا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے، نہ تو اس میں کمی کی جائے اور نہ ہی زیادہ، مثلا نماز کے بعد والے اذکار اور صبح و شام کے وقت سو بار سبحان اللہ وبحمدہ، اور دن میں ایک مرتبہ سو بار لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر وغیرہ.

دوسری قسم :

جس کی کوئی معین تعداد نہیں، مثلا تسبیح و تحمید کی مطلقا ترغیب دلائی گئی ہے کہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا جائے، اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا.

تو انسان اس کو بغیر کسی معین تعداد کا التزام کیے بغیر مطلقا کر سکتا ہے جیسا نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"اذکار اور دعاؤں میں اصل توقیف ہے (یعنی شخص کو اسی طرح اذکار کرنا ہونگے جس طرح شریعت نے بیان کیا ہے) چنانچہ وہ اللہ کی عبادت اس طرح ہی کریگا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ثابت ہے۔

اس بنا پر جو قولی یا عملی سنت سے وقت کے ساتھ مقید ہو یا عدد یا جگہ کے ساتھ مقید ہو یا کیفیت کے ساتھ تو ہم اسی طرح عبادت کرینگے جو شریعت سے ثابت ہے، اور شریعت نے جو اذکار اور دعائیں اور ساری عبادات مطلقا مشروع کی ہیں اسے تعداد یا جگہ یا وقت یا کیفیت کے ساتھ مقید نہیں کیا تو ہمارے لیے اس میں وقت یا تعداد یا جگہ یا کیفیت کا التزام کرنا جائز نہیں، بلکہ جس طرح مطلقا وارد ہے اسی طرح عبادت کرینگے"

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (178/4).

اس موضوع کے متعلق مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21902) اور (22457) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ تعالی اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.